

<p>۱۵۱ وہ سب سو تو کہ جو پورے ہیں پر ساری سچی اور وہ جس کے نام نہ کر پہنچے جو کوئی کہ کاسو ہم ہے تو خط</p>	<p>۱۵۲ اب تک سے وہ بات کہتے ہیں اٹھانویں یکو پلا بین آنکھوں کو کہنے لگا روئی عباس نامدار کے تو بان جاوے گی پسا پسا کر اسکو سنا کر تو تریا دیوئی</p>	<p>۱۵۳ یہ نیک کی نسبت کو عباس نامدار اور فاطمہ نے باقی کہتے تھے اٹھانویں کہنی تھی کہ کاٹا اظہین کے بن مرنی کہ سین کی فریاد اور آواز</p>
<p>۱۵۴ کہنا کہ ہم غریب خدارا ملول ہیں اور صاحبو سکینہ کے سقے کے بھول ہیں</p>	<p>۱۵۵ بالوں سے اپنے جھاڑو کی اسد مڑائی کو بھائی کا برس فاطمہ اب دیگی بھائی کو</p>	<p>۱۵۶ روتی ہوں اس لیے کہ یہ کیس ل تھا خرابے پر بہا و زرن بیوہ کا لال تھا</p>
<p>۱۵۷ اور کہے کہ رات قابیہ دل نبیہ تھا ناگاہ دست راست سے زکریا تھا دیکھا جو نہ سنے آتی ہیں جو ہیں بھیک ہیں سو نہ موم و قواد اسبیا</p>	<p>۱۵۸ یہ نیکے غم نظر کے گھبراہٹ میں اور آئی پاس اس کے جو تڑپا جو کلا تب باؤن کو ہمیشہ کے قتلے باوقار کہنے لگا حضور میں تو باؤن ہم سار</p>	<p>۱۵۹ یہ نیکے غم تنہا کو لانت پر آ گیا فاشوش اور جو کھڑک طاقت نہیں ذرا عباس نامدار سے کہ تو یہ اتنا تکیل ہو بیوقوف سکینہ کا واسطہ</p>
<p>۱۶۰ جو زمین ہیں سر پر ہنر کما سب پر طاری ہو اور جو ریلوں کے دوش بہ کالی عماری رہی</p>	<p>۱۶۱ آنکھیں موٹا گیا پائے مقدس ٹھہرائے اب پانہنتی سے میرے سر ہالے بہ آئے</p>	<p>۱۶۲ اس اپنے خانہ زاد کو دولت بہرہ کیجے اس مرتبہ بہرہ دستخط خاص اپنے کیجے</p>
<p>۱۶۳ آتی تو اس عاری سے ہم دم بھی ملے اور جو کہیں طرف ملو عباس کو پڑا بازو کے ہیں اپنے جو شہ پہ پہر بھلا انکی بلا میں لینے چلی ہے یہ فاطمہ</p>	<p>۱۶۴ زہرا سے لی بلا میں وہ عباس سے کہا صدقے میں تیری مرتبہ دانی ہو جا احسان کرنے فاطمہ پر جو ایک کہو کہ نہ تیرے پانہنتی سے پہنچاؤ</p>	<p>۱۶۵ کیا روزندہ عباس دلاو کا شہرہ بہرہ رفعت میں وہ جو عورتیں زکریا میں آج روزندہ پر وہ روزندہ کھیل باغ ارم ہو گردن بھی اسی روزندہ کی ہے جو ہم پر</p>
<p>۱۶۶ کیونکر مجھے عزیز نہ وہ دلفگار ہو جو اس طرح حسین پر میرے شمار ہو</p>	<p>۱۶۷ کون و مکان میں مرتبے تیرے بڑے ہوا تیرے سر ہانے پر ہیں مجھ کھڑے ہوئے</p>	<p>۱۶۸ ہر چشم ملک بسکہ وہ بان فرش زمین ہو ہر سے کی جگہ واسطے زائز کے نہیں ہو</p>

علاہت

<p>۵۱</p> <p>ہر شخص مراد اس درود است ہر جو کہ پڑھے کس بوسہ کا کہ پڑھے سلسلہ طیبہ الفت اور سلسلہ بخشش کا اور ہر ایک کی توجیہ</p>	<p>۵۲</p> <p>جاوید بی بی نے فرمایا کہ کان کی ہر ایک نور وان معین اسے آراستہ کرنے پر ہر جو پڑھے خان کی جو پڑھے اور دیدہ علیہ نور جاوید بی بی نے فرمایا کہ پھر ان سلسلے پڑھو</p>	<p>۵۳</p> <p>دو روزہ رضی اللہ عنہم اسرار آبی کا خیر ترین مذکور ہے جو وہ بخیرہ جسے کہہ کر کاؤ فینیم پڑھے اسے آتی ہر صدا کے سکینیم باسی ہی اور جانتے نہتے ہا و بدیم</p>
<p>۵۴</p> <p>ہر شخص مراد اس درود است ہر جو کہ پڑھے کس بوسہ کا کہ پڑھے سلسلہ طیبہ الفت اور سلسلہ بخشش کا اور ہر ایک کی توجیہ</p>	<p>۵۵</p> <p>جاوید بی بی نے فرمایا کہ کان کی ہر ایک نور وان معین اسے آراستہ کرنے پر ہر جو پڑھے خان کی جو پڑھے اور دیدہ علیہ نور جاوید بی بی نے فرمایا کہ پھر ان سلسلے پڑھو</p>	<p>۵۶</p> <p>دو روزہ رضی اللہ عنہم اسرار آبی کا خیر ترین مذکور ہے جو وہ بخیرہ جسے کہہ کر کاؤ فینیم پڑھے اسے آتی ہر صدا کے سکینیم باسی ہی اور جانتے نہتے ہا و بدیم</p>
<p>۵۷</p> <p>ہر شخص مراد اس درود است ہر جو کہ پڑھے کس بوسہ کا کہ پڑھے سلسلہ طیبہ الفت اور سلسلہ بخشش کا اور ہر ایک کی توجیہ</p>	<p>۵۸</p> <p>جاوید بی بی نے فرمایا کہ کان کی ہر ایک نور وان معین اسے آراستہ کرنے پر ہر جو پڑھے خان کی جو پڑھے اور دیدہ علیہ نور جاوید بی بی نے فرمایا کہ پھر ان سلسلے پڑھو</p>	<p>۵۹</p> <p>دو روزہ رضی اللہ عنہم اسرار آبی کا خیر ترین مذکور ہے جو وہ بخیرہ جسے کہہ کر کاؤ فینیم پڑھے اسے آتی ہر صدا کے سکینیم باسی ہی اور جانتے نہتے ہا و بدیم</p>
<p>۶۰</p> <p>ہر شخص مراد اس درود است ہر جو کہ پڑھے کس بوسہ کا کہ پڑھے سلسلہ طیبہ الفت اور سلسلہ بخشش کا اور ہر ایک کی توجیہ</p>	<p>۶۱</p> <p>جاوید بی بی نے فرمایا کہ کان کی ہر ایک نور وان معین اسے آراستہ کرنے پر ہر جو پڑھے خان کی جو پڑھے اور دیدہ علیہ نور جاوید بی بی نے فرمایا کہ پھر ان سلسلے پڑھو</p>	<p>۶۲</p> <p>دو روزہ رضی اللہ عنہم اسرار آبی کا خیر ترین مذکور ہے جو وہ بخیرہ جسے کہہ کر کاؤ فینیم پڑھے اسے آتی ہر صدا کے سکینیم باسی ہی اور جانتے نہتے ہا و بدیم</p>
<p>۶۳</p> <p>ہر شخص مراد اس درود است ہر جو کہ پڑھے کس بوسہ کا کہ پڑھے سلسلہ طیبہ الفت اور سلسلہ بخشش کا اور ہر ایک کی توجیہ</p>	<p>۶۴</p> <p>جاوید بی بی نے فرمایا کہ کان کی ہر ایک نور وان معین اسے آراستہ کرنے پر ہر جو پڑھے خان کی جو پڑھے اور دیدہ علیہ نور جاوید بی بی نے فرمایا کہ پھر ان سلسلے پڑھو</p>	<p>۶۵</p> <p>دو روزہ رضی اللہ عنہم اسرار آبی کا خیر ترین مذکور ہے جو وہ بخیرہ جسے کہہ کر کاؤ فینیم پڑھے اسے آتی ہر صدا کے سکینیم باسی ہی اور جانتے نہتے ہا و بدیم</p>
<p>۶۶</p> <p>ہر شخص مراد اس درود است ہر جو کہ پڑھے کس بوسہ کا کہ پڑھے سلسلہ طیبہ الفت اور سلسلہ بخشش کا اور ہر ایک کی توجیہ</p>	<p>۶۷</p> <p>جاوید بی بی نے فرمایا کہ کان کی ہر ایک نور وان معین اسے آراستہ کرنے پر ہر جو پڑھے خان کی جو پڑھے اور دیدہ علیہ نور جاوید بی بی نے فرمایا کہ پھر ان سلسلے پڑھو</p>	<p>۶۸</p> <p>دو روزہ رضی اللہ عنہم اسرار آبی کا خیر ترین مذکور ہے جو وہ بخیرہ جسے کہہ کر کاؤ فینیم پڑھے اسے آتی ہر صدا کے سکینیم باسی ہی اور جانتے نہتے ہا و بدیم</p>

یہ شور ہے روزہ میں فرشتوں کی ندا کا
 خاموش کہہ سوتا ہے پس شہید خدا کا
 دشمن جو وہاں پاؤں رکھتا ہے نہتہ سدا
 جہنم سے کافر کا نہ جنت میں گذرے سدا

<p>۵۱۳ اس میں سونہ لکھو گا اور سطل عمار اس شخص پر طقت دوزخ کی میں آفتار غلظت حقیقت میں مگر گریا اٹھار دوسرے غلبے دوزخ کی اس نے بھٹار</p>	<p>۵۱۲ ہونے شہودین کے کرم پر شاہ گمراہ بریفیک اسرار خفی سے نہ تھا آگاہ فاضل ہوا نقادہ نسیم سے اچھی دہر میں چشم زدن میں جو ہوا کو روزہ آگاہ</p>	<p>۵۱۱ نبیوں کے فروع ہونے کو وہ منوم روز روز کے یہ کتا تھا اور سب مظلوم سب کو جیجا اور بی بی اسی علوم سب جی جی اسی فیض کے چشم سے موم</p>
<p>۵۱۲ انکار سے من جگور مانی نہیں دوزخ کا اب چیلے قسم رو ہندہ جہاں سے کونگا یہ عین عدالت ہی اگر گور ہوا وہ</p>	<p>۵۱۱ رحمت کی توقع بہادب قبول کیا وہ کھائی جو قسم قہر کی اصلا نہ خبر تھی</p>	<p>۵۱۱ بخشش بہ نظر حق تری رحمت نظر تھی کھائی جو قسم قہر کی اصلا نہ خبر تھی</p>
<p>۵۱۳ حضرت عباس کا مذکور وہ دوزخ کا لاکہ یہ بل نہیں مقدر عباس کی کو سونہ سے التبتیل منذور آفاق میں شیر آبی آتا ہوا</p>	<p>۵۱۵ اس شخص سے نہ ہوا سخت نشان عشق کھلے اگر خاک پر دم کو آسان آبا جو ذرا ہوش اب میں کشتیاں زار کجا بیا تھا سے نکلو پیا میں ان</p>	<p>۵۱۶ عباس کے روئے سے پیا سنی گیا تھا عباس کے غصے سے بچنے سے گیا تھا جب شکر کے خمیر کے خشک گیا تھا اور رحمت حق کو نہ آؤ غصہ نہ کیا تھا</p>
<p>۵۱۳ شہر کو سر تاج ابن خامان خدا کے دوزخ سے قسم تو ہے بہ شاہ شہد کے</p>	<p>۵۱۴ بنیابی میں تو عمر تغافل میں سبکی جب کور ہوا نبی حق و باطل پہ نظر کی</p>	<p>۵۱۴ مظلوم تر انام مستاخلق میں سے اس قہر کی راہ تری طبع میں سے</p>
<p>۵۱۳ وہ دعویٰ میں بات یہ راضی ہوا جسم شب دوزخ چلا سونے مزار شدہ آرم آبا و شاہ شہد ایروش چشم اس خلق تھانے کو پائی آسے فراجم</p>	<p>۵۱۶ زین کے رمان ہوا وہ صاحب نینار اس کو رہا کیلک سے کی اس کے آفتار بافتون کرم سے اندر دواندہ نگار اس میں نہیں چھوڑ دن کا دیندہ ابرار</p>	<p>۵۱۹ منقرع نہیں سست غلبہ میں تہا نیرہ نہ سے اگر کو نہیں میں لگا یا جسے کہ ستایا تھے تو نہ نہ ستایا کیا جانے کیوں جس سے برہم ہوا یا</p>
<p>۵۱۳ نازان تھا وہ رحمت پہ امام دوسرا کی باطل پہ قسم کہا گیا شاہ شہد کی</p>	<p>۵۱۴ یہ قہر بھی اک فیض ہو شاہ شہد کا دنیا ہی میں کفارہ ہوا میری خطا کا</p>	<p>۵۱۴ یہ قہر بھی اک فیض ہو شاہ شہد کا دنیا ہی میں کفارہ ہوا میری خطا کا</p>

<p>۵۲۱ چھوڑا نظر سے لفظ اس کے شوہر کی کیا آکھوں کہ کون کون سے شوہر کی کیا ہوں کہ کون کون سے شوہر کی کیا غصے سے جو اٹھا وہ دہر کر چہرہ میں آیا</p>	<p>۵۲۲ بھر لطف و درجہ سے میری شاہہ زلفیہ بس غنڈہ زارنا تجھ کو پوتا اور شہسبیر ابا دہر کر کیا جانتا اور کبیر زلف سے حسین آیا جمل کر لگو</p>	<p>۵۲۰ کہ وہاں بھی غصے کا تقار سے بھٹاتا چ تو وہ ہر سو گنہ دروغ ایسی نکھاتا کبھی نہ لکھوں کہ وہاں سے لکھاتا لکھوں کہ لکھتے نہیں مابا نہیں جاتا</p>
<p>خوش ہو کے پکارا مری امید بر آئی سولا کی مجھے عقدہ کشائی نظر آئی</p>	<p>اب تک ہونہ ہو پنا میں ترے پاس لکھیا تھا حق سے تری بخشش کی دعا لگ لکھیا تھا</p>	<p>اس خاک سے تو روشنی طور ملے گی ب چشم مجھے اور بھی پر نور ملے گی</p>
<p>۵۲۴ ایک ایک سے کتنا غنا سنو سا خیر میں نے بھی غش میں شہر مظلوم کو کھیا غم و شہر شہر غم ہی ہر کیا اور دلسا کھین لومری کھین لومری کھین لومری</p>	<p>۵۲۳ میں ہوں ہی مظلوم مجھ کا اور نصیب میری وہی رحمت ہے نصیب ہے چھوڑنا میرا تو وہی ہے جو شہرہ و نصیب میں نے کھین لومری کھین لومری کھین لومری</p>	<p>۵۲۱ کھو نہیں کسی کی اور نہ نہیں نڈھل میں جو اٹھا رہیں کا پوچھنا اس مظلوم کو شہرہ و نصیب میں نکھانا میں نے کھین لومری کھین لومری کھین لومری</p>
<p>تقصیر مری بخشش تو دریا سے کرم ہی اب تجھ کو تیری سگینہ کی قسم ہی</p>	<p>نہ قدر طبیعت میں ہو میری نہ غضب ہی بر تو جو ہو اور تو اسکا یہ سبب ہی</p>	<p>نہ قدر طبیعت میں ہو میری نہ غضب ہی بر تو جو ہو اور تو اسکا یہ سبب ہی</p>
<p>۵۲۸ او بارہ دستار تیرے سوار و عکدار عیاش کے قربان شہر شہر ابار وہ مالک جرات آئے ہیں کہ تم کہ غبار دان غصہ ہی تقصیر بیان غصہ ہی ابار</p>	<p>۵۲۵ جس شہر سے تھی دل کو ترس نہنت و دوتا اسدم وہی عیاشی والا تو غم سے اپنا انہ غم کی بین جو وہاں ہوں نصیب میں شہر شہر عیاشی کو عیاشی مر عیاشی</p>	<p>۵۲۲ روزا رانا شام سید طبع وہ ابار جہاں مہولی سنگل سے طاری پو ابار اس غش میں کہ کیا دیکھا وہ غم و غم ابار یعنی کہ ہر سے پیرا شہر ابار</p>
<p>بخشش کے وہ معنی ہیں عدالت کے یہ معنی رحمت کے وہ معنی ہیں عدالت کے یہ معنی</p>	<p>تو نے جو خطا دیدہ وہاں سے یہ کی تھی تغذیر یہ تجھ کو مرے عیاشی لگی تھی</p>	<p>قیاب مگر سید والا نظر آئے روئے ہوئے اس شخص کے بالین پر آئے</p>

<p>۵۲۹ ہر صبح عبادت کو حاصل ہونے کیونکہ یہ جو شرف طہارت ہوتی اور اس سے آفاقا کی بدولت ہوتی اور اس سے</p>	<p>۵۳۰ ادا اور اس کا اپنی تقاضا بھی سارا کہ نقالی سکینہ کی بدولت ہوتی اور اس سے یہ کیونکہ ہوتی اور اس سے</p>	<p>۵۳۱ اس سے کہ ہوتی اور اس سے اس کا تقاضا بھی سارا کہ تقاضا بھی سارا کہ ہوتی اور اس سے</p>
<p>جیسے تھے ہی جید رکاز سے راضی پیہر تھے آٹا ہی علمدار سے راضی</p>	<p>عاشق دلی بہت شہناہم سے اب تک ہی بند ہی مشک سکینہ کے علم سے</p>	<p>پاسوں کی فغان سے جو پاس تھے پیہر دیکھا جو نہ جاتا تھا تو پھر جاتے تھے پیہر</p>
<p>۵۳۲ جس کا کوئی نہ تھا کہ جب اس سے نہ تھا کہ یہ کہ ہی وہی عشق کے نام ہیں بولیا</p>	<p>۵۳۳ اب نہ ہی اخبار کر کے نہ تھا جب عجز کے نہ تھا کہ ہمازون سے لڑنے پر مہیا ہو کے ادا تاوقت زوال آہ ہوا تا کہ سب کا</p>	<p>۵۳۴ غش پائیں سے دو بار سکینہ کی بولیا گھبراہٹی عباس کو میلان سے بولیا وہ آئے تو سب بخشنے کا کہہ دینا بولیا زیادہ چچا پاس سے ہو چکا بولیا</p>
<p>عباس کو کیا عشق شہناہم سے اب تیرے بر شہ کے علم سا یہ ننگن سے</p>	<p>عباس تھے کہ تھے امام در جہان تھے سب فرج ہوئی قتل گزین جوان تھے</p>	<p>سچ کیوں مجھے آپ کے کہنے کا یقین ہے میں پر پاسی ہوں کچھ کھو قلوب ہے کہ نہیں ہے</p>
<p>۵۳۵ جاننا ہی عباس کو عرفان میں شہور جہلا کے کہی باقی کی نہ تھی چھوٹے چھوٹے گرد میان سب دیو اور ایک رفاقت کا جلال کے وہ دور</p>	<p>۵۳۶ اور عیب ہیں قافلہ نشینہ دہانی سب وہ عادت کرتے تھے ہانگ شانی پانی کے نہ تھے جگہ ہوا تھا بانی جان پر سے جاتے تھے پیہر کے عباتی</p>	<p>۵۳۷ سب کیے ہیں شہور میں میں آئی باری بر حیف ہو کر تم بھی خبر نہ باری مان باب کی اسلا کے میں کہہ دینا باری بن باب کیوں کی طرح آئی ہوں باری</p>
<p>کیا دل میں محبت تھی شہر ارض سما کی وہ جان سے پیارے تھے کہ جان اپنی فدا کی</p>	<p>سیدانیوں کے نازوں کے پالے ہوئے بچے تھے غش میں زبان تھم سے نکالے ہوئے بچے</p>	<p>پیہر بدر جیکھا ہوا در تم سا بچا ہو افسوس وہ بچپن میں گرفتار بلا ہو</p>

۱۳۶
 اس بات کو صحیح کہے بلکہ تم کو سب سے
 افضل کر دے یعنی ہون گویا میں نے تم کو
 پتھر کی طرح بنا دیا اور یہ تم کو
 پتھر کی طرح بنا دیا اور یہ تم کو

۱۳۷
 اور وہ اس طرح روایت میں ہے کہ
 میں نے تم کو سب سے افضل کر دیا
 اور یہ تم کو سب سے افضل کر دیا

۱۳۸
 یہ کتاب سب سے افضل ہے اور یہ
 سب سے افضل ہے اور یہ سب سے
 افضل ہے اور یہ سب سے افضل ہے

۱۳۹
 یا انفرج نہ روئے پر مہر کرے
 اشعرے تڑپنے سے تو کچھ دل میں ڈرے

۱۴۰
 یہ کتاب میں ہویش زمین ہم سہلین پاسیے
 او امان دعا کیوں نہیں کرتی ہو خدا سے

۱۴۱
 عبد اللہ باقر بھی وہاں ننگے سر آئے
 سجاو عصا شیکے با چشم تر آئے

۱۴۲
 ایک ایک کو کھلا دے گی بیتابانِ خضر
 وہ تڑپنے سے زبان چھوٹی چکے بولے
 وہ تڑپنے سے زبان چھوٹی چکے بولے
 وہ تڑپنے سے زبان چھوٹی چکے بولے

۱۴۳
 قرآن سے دعا کرو کہ وہ جو خدا
 تم سے دعا کرے وہ اس کی دعا
 قرآن سے دعا کرو کہ وہ جو خدا
 تم سے دعا کرے وہ اس کی دعا

۱۴۴
 زینب کو تو ہوش اپنے سرور کا نہیں تھا
 بیٹوں کی شہادت کی خبر بھی نہ تھی اصلاً
 انفال جمع ہوئے اس کے چاک جا
 غصے کا خون و خمد کو بولا

۱۴۵
 ہم وہ نون کو برداشت نہیں تہنہ لہی کی
 پوتا یہ علی کا میں تو اسی ہوں نبی کی

۱۴۶
 اب واسط میں سہانی کو ترکا جو دونگی
 چاہو گی جو کچھ اپنے خدا سے بھی لوگی

۱۴۷
 پیاسے میں کئی دن سے وہ ان صحت بالان
 ہمراہ سکینتہ کے ہوں مشغول دعائیں

۱۴۸
 پہنچتے ہی عباس کو سولے بواہل
 نوا کیا کہ یہ امر تجھ سے نہیں قابل
 بیجانا ترسا شہداء کے ہر شکل
 بانی کے لیے فاطمہ کی بوی ہوسائل

۱۴۹
 اب صحیفہ زینب کو مہر افق پر کھدو
 اور افق پر زینب کو مہر افق پر کھدو
 اور افق پر زینب کو مہر افق پر کھدو

۱۵۰
 ہم اپنے پیاروں کو کشت افق نے جسے آن
 رو کر رہا زینب کے کردار ایک اور بیان
 اور بی بی بلالہ ان کے حال میں لان
 فرزندوں کو چھائی پر مگر کچھ نہیں

۱۵۱
 کیوں ملتے اب ہوتی ہو تم اہل جفا سے
 جو کچھ تمہیں کہنا ہو کہو اپنے خدا سے

۱۵۲
 بانی جو خدا دیکھا ہمیں اپنے کرم سے
 کیوں امان تم کا تو چھینیں گے ہم سے

۱۵۳
 پیاسے ہی وہ زخمی ہوے پیاسی ہی کوڑن
 برابر کوڑ سے وہ میرا بڑے ہیں

<p>۵۴۵ مہاشادہ یا تو شے سکینہ کے برابر زلفوں کو پھیلان کے اور کھلے سر سب پاک کر جان سے اور وضو نشتر سب بابت کے تو تیار ہے سر اس</p>	<p>۵۴۶ یا بار خدارم کر لب تشہیر بیہوش کر چو ناما معالیٰ اسی یا زونجے جو اوتے تو اسے کھنڈ یا اب کو بسا کز زبان بیہوش کی تو</p>	<p>۵۴۷ زینب کی مناجات کی تھی سب بیان کتنی تھی محنت سے سوزنا کیے عریان وہ بہر سب سے پہلے پڑھیں دینی بون انھیں کا میں تھے سطران</p>
<p>۵۴۸ مشتاق سکینہ کی دعا کا یہ اثر تھا خود باب اجابت صفت گوش کھلا تھا</p>	<p>۵۴۹ دریا سے تو سیلاب ہر گاہ ہوا اور تیرے پیر کا چمن خشک ہوا</p>	<p>۵۵۰ بچپن پہ سکینہ کے تو رحمت کی نظر کر یہ پیاسی ہی اس کے دہن خشک کو تر کر</p>
<p>۵۴۹ کیونٹ سکینہ کو یہ حال نظر آیا جلد کی لڑن جھولنے سے اٹھون اٹھایا اور خشک جان سے بھی خالق کو سنایا یا بار خدارم اس نے جب بے ستایا</p>	<p>۵۵۰ یا زونے تھی سب سکینہ کی مناجات بچلاویے صفحے کی تھی کبھی کبھی بات کہنے لگی اس گل کے برا زیدہ جانت مدد تھی اس کے معصوم کی مناجات</p>	<p>۵۵۱ کتنی مہم کا یہ درد تھا یا خالق اکبر یہی میں جو باندھی تھی وہ اور چھوڑ ان کی بڑی کسے ابوبے اور</p>
<p>۵۵۱ سیراب مجھے کر تو بڑا عقدہ کشا ہے معصوم ہون میں دھری پہلی یہ دعا ہے</p>	<p>۵۵۲ بے شیر مناجات میں ہر ہاتھ اٹھا کے پانی یہ طلب کرتا ہوں مٹھون کو ہلا کے</p>	<p>۵۵۳ بے پانی سکینہ کو تو پانی کی طلب میں تا آبرو سے دھر شہر ہو سب میں</p>
<p>۵۵۲ بن دھر شہر بون اور سالی سے مجھ کو سکینہ کو سیرا کر دل یا نشتر وہ نہ موم سوزن ہو سب سولین ہو گئی ہے معلوم تو جلتا از باب مرا جیسا ہے مظلوم</p>	<p>۵۵۳ گھونٹ اور اٹھلے اس کے تھی یہ کبر یا اب تو دعا رائدن کی کر لے یہ پیر بیرون میں تھی جیسی کوئی پو گیا ہوا یا بی بولی اس رات کی بون بون</p>	<p>۵۵۴ بار و شرف آل پیر سے پو آگاہ نزدیک خدا کا ہو گیا مرنے پہ آگاہ ہرگز نہ دعا ختم ہوئی تھی ابھی واٹھ یا زون سکینہ کے زلفوں پر آگاہ</p>
<p>۵۵۴ یہ جاسے ترجمہ کر یہ ہنگام مدد ہے میں پیاسی ہون اور ساقی کو شرم اجدا ہے</p>	<p>۵۵۵ کہ ہم سکینہ پر کہ یہ تشہیر دہن ہی صدقہ مرید و طاہر کا جو محتاج کفن ہی</p>	<p>۵۵۶ کیا دیکھتی ہے ہر باحتیاج دو جامہ ہر سہا ہی تو یہ صاف اور لبالب دے بھرے ہی</p>

<p>۵۶۲</p> <p>تو کج کہ دن بیاس کی تکلیف تھا و تا اسکے عووض میں شرمین کو نرگشا و بابا کے محبوب کو دان بیاس بنا و اور ساغر کو ترنظین اور جگر بلا و</p>	<p>۵۵۵</p> <p>گلاند کھا اقلون باور لے یہ مول یار بیاسے فضائل گرم ہمہ پرین کیا کیا موموز و شرف تو نے ہی ال کو بیٹیا</p>	<p>۵۵۶</p> <p>وہ جام تھے و فریاد کے انند و خشان گو یا غے وہ دو چشم پر آپ بیرون تان خوش ہو کے سکیں کہ لکھن بلب خندان اور بی بیوان جاسون پر ہوتے تو تان</p>
<p>۵۶۳</p> <p>وہ بولی کہ جواب کی مرضی وہی تیر اچھا نہیں بنے کی میں واسطہ تیر چھپا بیاس سے کہ شب سے تیر لالی سفر اور کج نہیں دودھ جی جان کہ تیر</p>	<p>۵۵۷</p> <p>تیر کے سکنیہ نے گناہ سے تیر تیر چلے مرے ہاتھ سے بیانی پو حضرت شہ پور کے میں سے تو ہر کی دور کی نیت اس نذر کا روزہ کر کہ پو تیر شرف است</p>	<p>۵۵۸</p> <p>جب سکو تیر کے سب جسم سید وال تیر کے کج کا تیر لیا کا ک غل ہوا بیاس فقت سے سکنیہ نے کسان میں بھیجا پیسایا کہ تو راجوب میں تیر لیا با</p>
<p>۵۶۴</p> <p>حضرت نے کہا یہ بھی نہیں تیر جان انقر تو اور تیر میں کوئی آن کا دمان پو ما لگا امت پو ہی آن تیر تیران سن بیاس مع لغت پو کھا لگا لگا تیران</p>	<p>۵۵۹</p> <p>اور تم بھی بیانی تیر اور مری بیاری کسو بھی سخی خاطر وادی تیر غفاری تیر جسکی حاجت سے عیان تیر بیاری امت کو دعا کیسے خلد و غفاری</p>	<p>۵۶۰</p> <p>عیاش کہ اگر کو بھی تیر تیر تیران مکھو بھی بلارا وہ پیر آن کے پان فقت سے تیر کو یہ بیاس مریانی داخل ہوا تیر میں بد اندر کا جانی</p>
<p>۵۶۵</p> <p>پانی وہ جہانک پیے اسکو تو پلا دو باقی جو بچے فاتحہ بیاسون کا دلا دو</p>	<p>۵۶۱</p> <p>یہ روزہ مرا شکر سے اور کے کھلے گا روزہ مرا آب و نم خیر سے کھلے گا</p>	<p>۵۶۱</p> <p>ہس بیاس سے مر جاؤنگی میں با کہ بیون گی با با مرانی لے گا یہ پانی تو بیون گی</p>
<p>۵۶۶</p> <p>چہ سات مینے تو یہ مان پاس پلا دو اب آج مری گود میں مگر کی قضا تو</p>	<p>۵۶۲</p> <p>شیر سے پیارا نہیں زہرا کو کوئی ہی امت کے لیے تمہرے قتل پہ کی ہی</p>	<p>۵۶۲</p> <p>جسوقت سنا حال سکیںہ کی دعا کا سجہہ کیا شیر نے بھی شکر خدا کا</p>

<p>۵۱۵ قبلے کی نسبت سے کہتے ہیں کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ</p>	<p>۵۱۶ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۱۷ کیا بلکہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>
<p>۵۱۸ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۱۹ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۲۰ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>
<p>۵۲۱ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۲۲ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۲۳ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>
<p>۵۲۴ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۲۵ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۲۶ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>
<p>۵۲۷ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۲۸ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>	<p>۵۲۹ اس قدر کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے جیسا کہ اس کا رنگ جیسا ہے</p>

دینی ہون امانت بچھے یہ شیر نہ لوگی اس چشم میں حاصل پہلی اس قدر شفا
 بابا کے محبوب کو بھی جام میں و دنگی یہ عین شفاعت بھی ہر اور صلا شفا
 ہون مہر قبول اگے عمل ہر ہر قضا کی

عباس کے روشن جو کیا خانہ زمین کو صنعت ہر عیان اس خطا ہر کے قلم کی
 رخصت کے سوا بن نہ پڑا پھر شہر دین کہ کیا فحشی قدرت نے رباعی یہ رقم کی
 اس روز سے مانند الف راست قلم ہر

ڈرتے ہون شجاعان جہان نام سے اسکے وصف دہن تنگ کھا کچھ نہ قلم نے
 کہ ہر شجاعت کا روان نام سے اسکے اس نقطہ کی ساوگی ہی جگہ چھوڑ دی ہے
 پھر کہ صفت ہر گز نہ شہ نہ ادھر آئے

<p>۴۴۵ اس شخص کی پنجابی جو ہولن میں نمودار پیش کیسے سعد بجا اسے یہ خوب یاد اب فیصلہ طلب کرے مرنے میں نہ ہار شہ کا نہ لگانے کوئی باقی ہوتے ہوا</p>	<p>۴۴۶ جو ایک کہ چہ ہوشے ہوشے کی گفتار عیاں نہ لگا کر کے فرمایا کرتے بسیار کیا قصہ کہ عیون آئے وہ سطلکے اندر وہ بول اڑالی کا نہیں قصہ نہ ہوا</p>	<p>۴۴۷ کہتے ہیں سوال سکتے کیا بھان بانی جو زمین دے گئے ابوں گلستان جو کہ ہوا دین بانی کی قیمت بھی زمین ہوشے کی اس قدر کا ہوشے کر وہ بیان</p>
<p>۴۴۸ کیا ہمارے گئے شاہ سے بھولیا ہولن میں ساقی کا جو پکڑ مول کہو گے گھین دینگے سقہ کوئی لڑنے کے لیے آیا ہولن میں ارشاد کرو تمام و نسب آج کیا ہوا</p>	<p>۴۴۹ عیاں نہیں کرنا وہ وقت نہیں آرا اس نام تو عیاں ملدے اسے پیچھے اور نام نیرگی کا ظلام شہروال تیرے خبر آجست تھا جگہ مر ابا بیا</p>	<p>۴۵۰ اعلیٰ کے کہا مول تو بانی کا تبار اس خطوں کی قیمت تو وہ سلطان کے سوا مخلص ہو مقدر و بھلائیے کا لیا غازی کے کہا دنیا و سوا بھنا ہوا</p>
<p>۴۵۱ سب اسلمہ بانہ سے ہوزر تن میں پڑی تیر ہر ایک لقب عاشق و سید سیکھتے ہر شک تو سو کھی سی گر نشان پڑی تیر ہر خوب مراد ہم ہر سقے سیکھتے اس بانی کی قیمت نہ منظر کا کسرا</p>	<p>۴۵۲ بولابہ سعد نہ بھولے سے شہ کے ہر بیجا کوئی عاشق کامل شہروال چلے نہ شہروال سے وہ کوہ کے بولابہ دیکھو کہ یہ کون نہ بڑست بولابہ</p>	<p>۴۵۳ عیاں نہ لگا کر کہا کہ فرزند کا فر نہ لگا کر نام نہ شہ جو لیب سہو کا نام نہ شہ جو لیب سہو لیب کے لیب کا نام نہ شہ جو لیب</p>
<p>۴۵۴ کیا کیا یہ اکیلا ہر اظہار کرے گا لاکھوں سے لڑیگا بھی یہ بانی بھی پھرے گا خالق کرے اس شک پر عیاں نہ لگا سقے سیکھتے کا چلن سب سے جدا ہوا تم قدر ہی اسے شہ و لکیر کی پوجھو نہ ہر اسے تو قیمت نہ شہیر کی پوجھو</p>	<p>۴۵۵ شہروال کے انداز سے واقف ہوں کہ ہر شک کو دانتے ناز سے پسے ہوتے ہر شک ہر کسی ہر شہیر کی فرزند جسے پاسبی کے دوا کا لقب بانی کو پوجھو</p>	<p>۴۵۶ عیاں نہ لگا کر کہا کہ فرزند کا فر نہ لگا کر نام نہ شہ جو لیب سہو کا نام نہ شہ جو لیب سہو لیب کے لیب کا نام نہ شہ جو لیب</p>

<p>۱۵۵ تیرے سب سے بے شک طلہ اعلیٰ نمود سب سے پہلی اولیٰ ہی نسبت ہی ہو</p>	<p>۱۵۶ اور شہزادہ کو ن حضرت علیؑ کی تخت پر بٹھارے سب کو لایے طلہ اور سب کو لایے سب کو لایے سب کو لایے</p>	<p>۱۵۷ وہاں ہاضات کی نیران ہو گیا اس پہن ہون سب بگڑا کھڑا اور کبھی نہ ہوا برسے سید وال اس لیے ماں لڑکر ان ہو ہی لایا</p>
<p>۱۵۸ یہ شک و علم پھر دوزخ کے پسر کو پنے زن و فرزند کو بھی لاوا دھر کو</p>	<p>۱۵۹ ناچار اسی سمت جلا گیا جان پھر شرم سے عید میں نہیں جا گیا جان</p>	<p>۱۶۰ بس نسبت شکی و زری صاف عیان ہو وہ قطرہ سے کم مگر یہ دریا سے گران ہو</p>
<p>۱۶۱ پتے کے بیان شک کا ابن شہسواران وہ ابر کرم برق کی صورت ہو لڑان جھجھلا کے کھلا دے ہوا و دشمن لگان عیاشی کے قیون ہو تو بان</p>	<p>۱۶۲ کہنے کے طلہ دار کدو و بر و آریا رشتہ بھی کہا رشتہ الفت چھو گیا پھر وہ بڑے انھوں کو تو سن لیا پو لایا کیا فائدہ ایسا نہ مظلوم سے پایا</p>	<p>۱۶۳ یہ سب سے شہسواران سزا کی جانب نشا کدو ہنگار سزا کی جانب نشا کدو ہنگار سزا کی جانب نشا کدو ہنگار</p>
<p>۱۶۴ ہر کفر و عالم کے شہنشاہ سے پھرنا شہسواران سے پھرنا تو ہر اللہ سے پھرنا</p>	<p>۱۶۵ سقہ ہونے یا کہ علم دار ہوے ہو اسکے لیے مردینے بہتیار ہوے ہو</p>	<p>۱۶۶ مان جنگ میں عباس کی اندیشہ ہو سکو دے خلعت و جاگیر حاکم عرب کو</p>
<p>۱۶۷ اور حضرت مادر کی جو کتاب کو انشا اور کتب کو کتب کو کتب کو کتب کو فرزندوں کی کتابوں کو کتب کو کتب کو</p>	<p>۱۶۸ رشتہ کے نیلے پو سب حضرت باور مان آج کی پو پو کرور ہم اسی پو فرزندوں کی کتابوں کو کتب کو کتب کو پلوئی ناسوس گوارہ ہوئی کیونکہ</p>	<p>۱۶۹ پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>۱۷۰ جب فرض اطاعت ہوا مام و جہان کی پھر فرض میں درکار اجازت نہیں مان کی</p>	<p>۱۷۱ کیا فکر ہو کیا رنج ہو مرستہ ہو عباس کیوں اپنی جوانی کو تلف کرنے ہو عباس</p>	<p>۱۷۲ یہ قتل اگر ہو گیا شہسواران سے ہو گیا جہالت مجھے عباس کی مان سے</p>

<p>۹۹۲ جب بھائی کے ہمراہ وطن سے نکلے جانے وقت کے لیے والدہ کے لباس گیا تھا بیٹے سے لگا با تھا سوار ہو گیا تھا روئین بھین بہت اور کر رہ گیا تھا</p>	<p>۹۹۱ ماہر کا بیان منٹے ہی میں کانپ گیا تھا جاتی یہ فردا ہونے کا اتوار گیا تھا بیٹے ہی دور آگیا ہوا بیچ گیا تھا خوش ہو کے لباس میں مطلوب مل گیا</p>	<p>۹۹۰ فولدہ نے شہسور سے عباس سے دلدار احمد کم ہما زینت نے زقارہ کے لئے شہسور یونان میں مل گیا اور اسے بیچ دیا</p>
<p>جاتے تو ہو پشیمیر کے ہمراہ خوشی سے عباس خیر دار حسین ابن علی سے</p>	<p>بجھی ہوں بچھے فدیہ شہسور سے لو بخت یا والدہ نے شہسور سے</p>	<p>اب کون ہوا قتل جو لوہت ہر خوشی کی مدد لگی ہر خیر تو عباس علی کی</p>
<p>۹۹۳ پیہر اعلیٰ شہسور مریمان شہسور کے بیٹے کا بیٹا ہے تاج پور کے بیٹے کا بیٹا ہے جہان مریمان</p>	<p>۹۹۲ اگر خوشی آئے زنا مندی اور خالق کی تکرار ان لوہت مسرور سب کو کہیں خلاق صدف پونہ پر کام آیا شہسور کے عباس و لا اور</p>	<p>۹۹۱ بیچے شہسور شہسور والے رو کر گیا گواہی ہو کر خیر مریمان پیہر اعلیٰ شہسور عباس کو دیا اس نے غلط بیرونی کو دیا</p>
<p>۹۹۴ میں دو دو نہ بخشو گی اور آرزوہ مرونگی پھر عرض ہلا کرتی فریاد کرونگی</p>	<p>۹۹۳ بایا تو شہنشاہ شجاعان عرب تھا اتنا یہ مگر دو دو کا مادہ کے سبب تھا</p>	<p>کہتے ہیں کہ قتل حسین ابن علی کو عباس نے تو چھوڑ دیا سبط نبی کو</p>
<p>۹۹۳ اگر چہ ہے پوسے پھر تو مراد فرزند کو بنے تری اور مرے ہونے شہسور اور دیو کی بیا کر مرے زنا ہونے سے سلسلے دہرے</p>	<p>۹۹۲ حق جس نے فریاد نہ کرے اور تاج نام عباس کا بھی نام ہو اور کا بھی نام ہے غلبت سالاری کا نام ہے غلبت کا بیٹا اور مرے سلسلے نام</p>	<p>۹۹۱ ایک لکے شہسور کے بیٹے کا بیٹا تھا باقی بیل میں سے نکلی بیچ دیا شہسور کے بیٹے کے نکال کے اور بیچ دیا کہ وہ مال بر مال ہوئے</p>
<p>لوگ آئیے پر سے کو تو پر سا بھی نہ لونگی نے روئی گی بھگو نہ عزادار میں ہوگی</p>	<p>۹۹۱ رند سالہ میسر نہیں اک شب کی کہن کو لاشا بھی قاسم کا پر حجاج کہن کو بھائی کے قرین پھرو نے لگی زینت</p>	<p>یہ دیکھ کے بتاب جو ہونے لگی زینت</p>

۱۰۱
 اس کے بلکہ بلکہ میں کہتی تھی وہ کیا
 سنتے تھے بلکہ میرا کہا ہی نہیں دینا
 عباس بن علی سے کہتے تھے وہ تو ہو گا
 ہونے کے لئے اور میں تو ہونے تو تھا

۱۰۲
 اچھا ہے وہ عباس کو جو صلح پیرا
 کن تھا وہ خون اور سب خلیفین علی کا
 بن کر ہون ان کا وہی نہ کر سکیا
 کہ چونکہ ان کی وہی ہے اللہ

۱۰۳
 پیرا نہیں آئے اس کے بلکہ خلیفہ ولید
 قلید سنی فازی کی قسم اور شہر ابرار
 اس شہر کو قلید سے ہی عباس کی گرفتار
 اس شہر کی غلامی سے انا ہو گا ابرار

کئے وہ آجین کئے سے کیا ہوتا ہے بھائی
 ماش سے کہیں گوشت جدا ہوتا ہے بھائی

وہ میرے پیغمبر کی حمایت تو کریگا
 وہ ہاتھ تو شفقت کا سیکھنے پر چرگا

یہ کیسے کہیں روئے گا سردار ہمارا
 عباس ساتھ کوئی نہ غوار ہمارا

۱۰۴
 شہر کا عباس سے کہتے ہیں وہ ہیں
 یو آئی ہیں ان سونے ہونے ہیں
 پھر کہ عباس کی یاد رکھا بڑا پاس
 لایا ہوا ان کے لیے ہے عباس

۱۰۵
 پیکر لایا نہیں کہیں نہ بھکا
 عباس کی زہر کو حق قسم آیا
 حضرت کے قریب شہر دور سے لانا
 اس وقت سے لایا ہے عباس

۱۰۶
 بیات کا قادی کیا مریض جو مولا
 چلے ہوئے بھی سانس لے کر گیا تھا
 سانس لے کر چلے آئے ہم مہر و خیر
 کیلے لایا ہی کے لیے ہو گون کو دیکھا

دیتا جو نہیں کہو ماں شہر نہیں ہے
 شبیر کا بیان کوئی طرفدار نہیں ہے

سب رہتے ہو پختا ہوا انکو شہر دین کا
 اس کہنے سے عباس پر گناہ کہیں کا

انے کہا شہر سے کہ مان یہ تو کہا تھا
 ہم نے بسنا انکی زبان سے بخدا تھا

۱۰۷
 اسوں کہ نہیں نہیں تھی ہمیں
 دینا تو نہیں کہو بھی ان کے
 اس معرکہ میں تو جابجا ہر جا
 پس بھگدور و زور نہ کہہ سکتے

۱۰۸
 کہ صحیفہ ناطق ہر کراں سے گواہ
 ہر کراں کی جگہ ہے بھیا شاہ
 اس میں کی تم جھوٹے ہیں کہا وہی
 تو ہو ہر کراں سے غلام نہیں بچا

۱۰۹
 پیرا نہیں آئے اس کے بلکہ خلیفہ ولید
 قلید سنی فازی کی قسم اور شہر ابرار
 اس شہر کو قلید سے ہی عباس کی گرفتار
 اس شہر کی غلامی سے انا ہو گا ابرار

مظلوم ہیں بیکس ہیں جفا ہو کہ ستم ہو
 کوئی نہیں جسکو مری تھامی کا غم ہو

شوق ہوگی زمین باکہ فلک سپر گیا
 عباس نہ حضرت کی غلامی سے پھر گیا

ہم آج سے باباشہر بیکس کو کہیں گے
 وہ جاہلین کہیں ہم تو چھاپس رہیں گے

<p>سلسلہ طبرک کے کئی شاخیں نکلا اسے شہر نشانی تیار کرو کیوں جو پورے ان کو چاچا جان کیا پوری مستقلی ستارہ دریاں میں تکیوں والا لہان کر سب سے بیان</p>	<p>سلسلہ جات ہی سیکر ہی سبب اس کے توبان اور نوبت شمشیر سے قوت حق جان ان نشتین رنگ ہی نراون اور جان دست لکھ لکھتے ہی نختہ ہر دوران</p>	<p>سلسلہ چوٹی چوٹی کی سیدھا قوس پر قضا خوش حال کے اور حیدر کار کا بیارا نب لکھتے ہیں جیل جا کر یہ بیارا شمشیر سے کہہ دو یہ علی اس کو مارا</p>
<p>میں روئے لگو لگی تو کمان جانی کے عباس انگلی جو پکڑ لو لگی پہلے آئین کے عباس</p>	<p>ادنیغ سے وہاں حشر کا سامان عیان تھا ہر دیدہ جو ہر بہ تاشا لکران تھا</p>	<p>اکبر کو بھی بھونو ابھی جان سے مارین شکر کو بھی لے آؤ تو بیکان سے مارین</p>
<p>سلسلہ جب سیدہ کا تم سستان کارگزار اولاد سے پرورے کو کوسن تکے سرائی پھر ان عباس کی رات میں خبر آئی ہر دیکھتے ہیں فریب کی مملکت نظر آئی</p>	<p>سلسلہ لکھن میں مقابل کی عباس کے آئی باجئے بھایا میں سر لاکھن جو پایا سونیا دہر گز کی کوشش سے اٹھایا ہیبیہ راجل ہو گیا شمشیر کا سایا</p>	<p>سلسلہ نیمین جو پو پو پو پو پو پو پو بس اسے آئی کے طے سید ابرار گھر کے انھی روز میں تیس تیس ابرار در پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>اللہ سے فرزند پیدا اللہ کی آمد خبر میں یوہن تھی اسد اللہ کی آمد</p>	<p>وان تو سن عباس کے بھی رہے بڑے تھے کٹ کٹے کرا ل جفا پاؤں بڑے تھے</p>	<p>تم ہو گے زخمی تو کہیں کی خبر ہوگی میں اٹھانے کو تھیں جانے نہ رونگی</p>
<p>سلسلہ جان عالم نشین میں سے آل پو پو وان مشک پوری خبر سے تھیں جا دریا سے نکلنے ہی ہوا زور نشانی منجھیر جان کا حیا رقی کو لو لاکھ لگی سرائی</p>	<p>سلسلہ ذوالقادر اردن کو اب ایک علمدار آیا جو کہیں گان سے وان داخل ہو خوار وہ فتح گالی کو جو بازو ہوسے بکار نوارہ تلو اسٹک پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>سلسلہ تریان کی خیم سے استوت نہ جاو لاش کی سر سے اسٹک لے پو پو پو فرزندوں کو صبا ل کے کھلنے لگاو ختم پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>سینہ تھا سپر مشنک بھر کھتے تھے سپر کو اور نادر علی بڑھتے ہوئے کتے تھے گھر کو</p>	<p>دل سے کہا بہتر نہیں اب گھر کا ارادہ دریا سے کرو چہرہ کو ترکا ارادہ</p>	<p>شب ہوگی تو اس لاش میں جاؤنگی مولا عباس کے مڑے سے بھی مل آؤنگی مولا</p>

<p>۱۱۹ شہلے کا اس وقت مذکور ہے کہ کوٹکا روکوگی اور دم مگ کے نکل جانے کا ایسا عباس کے دیدار کی وجہ سے ہو گیا کچھ کے لیے غیب سے باہر شہر والا</p>	<p>۱۲۰ عاشق کی مرض میں شہرہ کا بہتر ہے کہ کیوں نہ رہے قابل سے بیگانہ کیا باہر کی ساری باتوں میں اور کیا میں شہر کے صفت کو خدا دم نہ پکارا</p>	<p>۱۲۱ شہرہ نے لیا بنی شخص جو میں ہم کیا سب لیا بنی میں میں میں میں میں میں مادہ جو نہ ہی سکی اور نہ لے لے لے لے لے بیشب شخصین مان اور میں پر یہ لیا</p>
<p>۱۲۱ روتا ہوا اکبر بھی پیلا سا ہند پر کے باتھا پندہ سے شاہ نے کاڑھے پاس کے</p>	<p>۱۲۲ مخافون سے گریہ خبر پائی گئے ہولا کاہیکو مری لاش پہ لیا کی گئے ہولا</p>	<p>۱۲۳ ما تم تراخیمہ میں بیا ہوسے گا بھائی وہ ہم ہیں کہ جسکو نہ کوئی روئے گا بھائی</p>
<p>۱۲۲ عاشق کو جس سے ملی لاش برادر دیجا کہ ہر شہرہ وہ دھل گیا نیا کھینچا اور سانس نکلتی ہر لک کر سور کرنا اس وقت دل خیز ہو صفد</p>	<p>۱۲۳ شہرہ نے شہرہ کو ہر کام سے جو فیصلہ شہرہ سے کرتے وہی بہتر اس بعینہ عالم کو لیا یہ برادر شکل تھی ہی اور سب آسان تھا ہم پر</p>	<p>۱۲۴ عاشق نے شہرہ سے کہا اور شہرہ مرا جانتے ہو یا تم عباس خالی علم خیمہ میں سب کی لیا پیرن سبھی شہرہ کی لیا</p>
<p>۱۲۳ آنکھیں تو ذرا کھولو کہ حاضر شہرہ میں ہی وہ بولا کہ گوری میں سکی کہ تو نہیں ہے</p>	<p>۱۲۴ کہتا تو جسے اسکو میں دیتا خوشی سے بہتر نہ پاتے تو بہن لیتا خوشی سے</p>	<p>۱۲۵ اک خون بھرا ہاتھ بھی لے جائیو میرا برلا شہرہ سکیٹہ کو نہ دکھلا میرا</p>
<p>۱۲۱ شہرہ نے شہرہ کو اپنی جی پاس پر ہم سے بڑا شکوہ ہا سیم آواز نہ دی بھائی کو نہ کوئی اتفاقا پاس اسد جہاں اوقات سے میرا پوچھا پاس</p>	<p>۱۲۳ وہ بولا کہ ہر روز شہرہ ہی تقاری حضرت کی محبت پہ فرمایا جان ہا رسی اب شہرہ سکیٹہ سے کوئی جانتی ہا رسی شہرہ بھی جان لے وہ لڑائی لڑی</p>	<p>۱۲۴ کہتے ہی عباس ولادہ ہوئے بیان بیان شہرہ مظلوم نے لاش پر بیان ادھا کہ ملی چھوڑ کر کوئی بیان کچھ کے ہی بار ہوئے لاش کے تو بیان</p>
<p>۱۲۳ کیوں نے پکارا نہ امام دو جہان کو غش آیا تھا یا عباس سے لگت تھی زبان</p>	<p>۱۲۴ بیم جو میں ہوا جاؤں تو یہ کیو بھائی و اس سے مرے منہ کو چھپا دیکھو بھائی</p>	<p>۱۲۵ مظلوم برادر مرے مخوار برادر بیکس کیا بھائی کو علمدار برادر</p>

<p>۱۳۳۳</p> <p>مسند پر رکھنا اور نہ صرف خود بلکہ اور بیوہ و عیال سے رو کر کہی بات نہ چھو اور اگر سے کہے تھے ہوسے کو فاقہ تھے فقیرانہ رسم سے حال</p>	<p>۱۳۳۴</p> <p>اس نے نہ صرف نیک برادر سے بلکہ یہ اسکے آں کے تے تھے نہ میں ہو گیا کیونکہ جسے چھپانے ہو وہ کلام چھپایا نا ادا ان سکندریہ کے کہا بھی میں چھپایا</p>	<p>۱۳۳۵</p> <p>خبر خاک سے جہاں تک اتفاقاً پہنچوں پہنچا اور جیسے لگا یا اور زبردست بریدہ کو چھپایا پوشیکے ہنسی کی کو یہ سنایا</p>
<p>عاجز نہیں ہم لاش کے لالہ میں ہوسے بر کیا کروں جہاں قسم دیکے ہوسے</p>	<p>خود آئے سے زخم سے وہ اہل جمل کے پانی مجھے جہاں نے بھیجا ہو چھپا کے</p>	<p>مزدور بہت درد کرنے کی ہام کو پیارے ہاتھ میں لیکے چلو مشک علم کو</p>
<p>۱۳۳۵</p> <p>سب لوگ لگے بیٹھے یہ ماز سے زیب سے کہا زمین جہاں تک تو ہو بہتر اور گو وہ زمین میں ہو عیال کی یاد جی بھر کے کہو ہاتھ جہاں دلاور</p>	<p>۱۳۳۶</p> <p>تو چلتے ہو پسی ہون اور زب سے کیا دیدو مجھے پانی اور چائے نے تم بھیجا تو چپکے سے زینت سے کہا نہ کہو کیا عیال کی کہنے کو اتفاقاً تو تم اس جا</p>	<p>۱۳۳۷</p> <p>سبب یہ تم کا کہہ کر چلے شاہ نور کے پویشے آفت کا اور لکھو پویشے آگے علم و مشک کے پائے کے پیرا ہمیں کو جو پویشے کو کیا نا اور بجا چلا</p>
<p>لاش بھی نہ شبیر کے غوار کا دیکھا ہیہات فقط ہاتھ علمدار کا دیکھا</p>	<p>زیر علم اس شیر کی مسند کو بچھا دو عباس کے فرزند کو بریان سے ہٹا دو</p>	<p>اک چشمہ تھا ناموس میں عباس کے علم سے پیشے تھی کوئی مشک سے اور کوئی علم سے</p>
<p>۱۳۳۸</p> <p>جانا یہ سکندریہ نے ہوا تھ علمدار اس ہاتھ کو مسند سے اٹھا یا بل نہ اور چھوڑے ہاتھوں سے بلکہ میں کہی کوئی تھی کہ اس ہاتھ سے ہوا ہوا بھریا</p>	<p>۱۳۳۹</p> <p>رو کر کہا زینت سے کہ کیا تھے اس کا لاشا نہ پویشے کہ جو پویشے تم کہو کی جینا مسند چھپنی زیر علم آں کے اس سکندریہ جان تھیں سب بیلان میں ہو گیا</p>	<p>۱۳۴۰</p> <p>سنو ت عجب حال ہوا شاہ چٹاری عباس کو جب پویشے عیال کی چاری اور زبردست ہوا شاہ چٹاری کوئی تھی کہ کوئی نہ توں پویشاری</p>
<p>اس ہاتھ سے گو دی میں مجھے لیتے ہر بند اس ہاتھ سے سوغات مجھے دیتے تھے عیال</p>	<p>اب کیسا سگی دامن جو اٹھا سبط نبی کا اس ہاتھ سے سوغات مجھے دیتے تھے عیال</p>	<p>اب فدیہ کرونگی میں کسے سبط نبی کا اب کون اٹھا گیا علم ابن علی کا</p>

<p>۱۳۷ بجان سجود کے آگے کہنے وہ نادان اب ایک دہشت میں تھیں کہ کون کیوں رو کر مادیوں کے کو پیچ میں قربان وہ بولے کہ گھبرائی کہ سینہ پیر کو جان</p>	<p>۱۳۸ مونسوز سے ممتو تلم چوتھے اور ورق عشق کلورارم ہوتا ہے حال اگر کی ولادت کا رقم ہوتا ہو وارث حرت کا تسلیم کو ختم ہوتا ہو</p>	<p>۱۳۹ کہ جو کون ان کی وارثی عقل منتعور لہن زانی کی سدا دیا ہو اگر کا نور اب یقین چکھتے ہیں کہ کون تو چوہر جو پس پردہ تو قدرت شگفتہ کا نور</p>
---	--	--

مر جاؤں جو عباس کے میں رنج و محن میں
 اس ماحر کو رکھ دو جو تم میرے کفن میں
 پد زبان ذکر شہادت میں بہت بیکل کر
 بھول ساسینہ پر اور چھی کا شہین بھل کر
 کہ فلک دین پہ کیا حق سنا سارا پیدا
 یا پھیر مہوسے دنیا میں وہ بار پیدا

<p>۱۳۸ سب لیا تو سکتی تھی وہ بجا سو کھا آئے اور بولی لعل لاجباج بڑا طو کی آئی بڑا ہی سہیا شاہ نہ بولے بڑا تہہ ہو جالی کا دانہ</p>	<p>۱۳۹ ماتع غیب کی راہ تو قائم کو آگاہ کیجیج شکل لیر بادشہ عشق شاہ جلیب پنیانی کا ضد پو لیکٹ جاہ یا علی کن دوسے کو غوغی بسم اللہ</p>	<p>۱۴۰ شکل مسکی اور شہتیم کا نور العین مہر نظارہ بیان آئی تو قودح حسین ساقی تیبیکتے ہیں سوال نقسین کہ تیب کیستے ہیں لعلی و بونین</p>
---	--	--

اس ماحر کو جو وقت اکلانے میں گیا تھا
 یہ ہاتھ کٹا گو دین زہر اس کے دماغ
 جو کہ ہر مصروف ناطق یہ جان سکا ہو
 نقطہ بسم اللہ قرآن کا تو خال سکا ہو
 میرے شبیر کو یہ شکل دکھا تا ڈاکر
 زخم پر سینہ اکبر کا چھپانا ڈاکر

<p>۱۳۹ اب وقت دعا کا ہو جو میرا بنگار تہیجے کہ عشق کی او خاصہ خنار لکھو قسم حضرت عباس علیہ السلام کہ میری سفارش ہی خالق سے کیا ہر</p>	<p>۱۴۰ دیکھنا نور و صفائے رخ جبر نور زرا صفائے چہرے کا خاصہ جو کاغذ لکھا اور ورق بین دل میں کی طرح نور عجا حرت میں خوشی پر دین میں جہنم</p>	<p>۱۴۱ توفیق نظارہ اکبر کے جو جگہ لکھو جہنم شہم لبان بجا و بس نبو تنفق خون میں زور نیا اور تیاو ہر ناغبور اولی الالبصار یہ</p>
---	---	--

یار بھر سے ڈاکر ہے یہ افضل و کرم کر
 نامہ اسکا ہرے خاص غلاموں میں رقم کر
 لوزرا کبر سے ہر اک نقطہ جو لوزرا ہی
 لوگ کہتے ہیں ورق کاغذ انسانی ہی
 یہ قدرت سے تو سچے میں یہ وہ مال اسکو
 ہرے مارا ہر ستمگار سے نہ جہاں اسکو